منگل 10- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر39

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

منگل 10 نومبر 1998ء 20 رجب 1419 ہجری - 10 نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 250

انسان کا اصل مال

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ فرما رہے تھے الھاکم التکاثر ابن آدم کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔

اے آدم کے بیٹے تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے راہ مولیٰ میں صدقہ کر دیا وہ اگلے جہان میں تیرے کام آئے گا یا وہ جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا اور جو پہن لیا اور اسے پرانا کر دیا۔

(جامع ترمذی کتاب الزہد باب فی الزہادہ فی الدنیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان، جماعت جرمنی اول' پاکستان دوم اور امریکہ سوم رہی

رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے والوں کی توفیق بڑھائی جاتی ہے

ہر ایک حاضر اور غائب کو نصیحت ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6- نومبر 1998ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 6- نومبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ میں چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے ضمن میں جماعت جرمنی اول' جماعت پاکستان دوم اور جماعت امریکہ سوم رہی۔ پاکستان کی جماعتوں میں لاہور اول رہا جبکہ ربوہ دوم اور کراچی سوم رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے نے بیت الفضل لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں انگلش' عربی' فرنچ' جرمن' بوسنین' بنگالی اور ترکی میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ صف کی آیات 11-12 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس سورۃ میں حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر دی گئی ہے اور جماعت احمدیہ پر جو حالات گذرنے ہیں اس کے بھی واضح اشارے بیان کئے گئے ہیں کہ کس طرح یہ جماعت مالی اور جانی قربانی میں آگے بڑھنے والی ہے۔ حضور نے فرمایا ان آیات میں ذکر ہے کہ کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر نہ دوں جو دردناک عذاب سے بچالے گی۔ وہ یہ ہے کہ اللہ اور رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستے میں مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ صفات ہیں جو خصوصیت سے جماعت احمدیہ پر اطلاق پاتی ہیں۔ ان آیات میں تجارت اور اقتصادی جدوجہد سے نہیں روکا جا رہا بلکہ اس کے نتیجے میں جو خرچ کیا جائے گا اس کے بارے میں بتایا جا رہا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جو مال خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے گا وہ عقبیٰ بھی سنوار دے گا اور دنیا بھی سنوار دے گا۔ اور اس کے نتیجے میں خرچ کرنے والے کو دردناک عذاب سے نجات دی جائے گی۔ حضور نے فرمایا اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ جو مالی قربانی کریں گے ان کے نفوس اس کے نتیجے میں پاک ہوں گے اور دن بدن پاک سے پاک تر ہوتے جائیں گے۔ نتیجۃً "ان کے نفوس مزید پاک قربانیاں پیش کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس مضمون کی تشریح میں ایک حدیث نبوی ﷺ کے حوالے سے فرمایا کہ جو مال خدا کی راہ میں صدقہ کیا گیا وہی اگلے جہان میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد پیش فرمایا اور فرمایا اس میں حضرت مسیح موعود نے جس پیار سے اپنی جماعت کو مخاطب فرمایا وہ شاید اور کسی جگہ نہ ملے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" آپ نے فرمایا کہ یہ اتنا عظیم محبت کا اظہار ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے درخت کے ساتھ بعض خشک ٹہنیاں بھی ہوتی ہیں لیکن جب تک وہ درخت سے وابستہ رہتی ہیں ان کے ہرا ہونے کی امید رہتی ہے۔ ورنہ وہ جلانے کے کام آتی ہیں۔ اسی لئے اللہ نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ اس لئے جو شاخ خشک ہو جائے اسے چاہئے کہ درخت کے ساتھ دوبارہ تعلق جوڑے اور سرسبز ہو جائے۔ ورنہ جو وابستگی کا تعلق توڑ بیٹھتے ہیں وہ پھر زندہ نہیں ہو سکتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جن کو سبز شاخیں قرار دیا گیا ہے وہ ایسے مخلصین ہیں کہ جن کو جب بھی مالی قربانی کی تحریک کی جائے وہ آگے بڑھ کر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو ان کو روکنا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ استطاعت سے بڑھ کر مالی قربانی پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک اور ارشاد پیش کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ اپنے بھائیوں کو چندے سے باخبر کرو۔ یہ ایسی تحریک ہے جو ہر وقت جاری رہنی چاہئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بتاتے رہیں اور مالی قربانی کی تحریک کرتے چلے جائیں۔ اور بتائیں کہ اللہ تعالیٰ بہت سے دکھ چندوں کی بدولت دور کر دیتا ہے اور جو بھی خرچ کرتا ہے اللہ اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے۔

تحریک جدید کی رپورٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سال عالمگیر جماعت احمدیہ نے تحریک جدید میں مجموعی طور پر 16 لاکھ 86 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ جو گذشتہ سال سے 65 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ جرمنی اول پاکستان دوم امریکہ سوم اور برطانیہ چوتھے نمبر پر آیا۔ پانچویں نمبر پر کینیڈا' چھٹے پر برما ساتویں پر انڈونیشیا آٹھویں پر ہندوستان نویں پر سوئٹزرلینڈ اور دسویں پر بیلجیئم اور جاپان رہے۔ پاکستان میں لاہور اول ربوہ دوم کراچی سوم چوتھے نمبر پر اسلام آباد اور پانچویں نمبر پر راولپنڈی رہا اللہ یہ اعزاز ان سب جماعتوں کو مبارک کرے آمین۔

خدمت میں لذت

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ اپنے ایک مضمون میں حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن کے انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت پیر منظور محمد صاحب..... قاعدہ یسرنا القرآن کے موجد تھے۔ اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ سینکڑوں روپے ماہوار اس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی لیکن آپ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف 30 روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اشاعت قرآن کریم اور اشاعت (دین) کے لئے بھیج دیتے۔ 1940ء کے بعد جب گرانی ہو گئی تو 40 روپے ماہوار رکھنے شروع کر دیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمت دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آ سکتے تھے اس لئے یہ عاجز ان کی خدمت میں ان کے مکان پر ہی حاضر ہوتا رہتا اور ان کی باتوں سے لطف اٹھاتا تھا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں ان کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا۔ وہی سونے کا کمرہ تھا' وہی بیٹھک اور وہی دفتر اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالیشان مکان بنا لیتے اور اسے اچھی طرح سے سجا لیتے لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی کی تسکین میں لذت پاتے تھے اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے۔ ذرا اس قسم کے لوگ دنیا میں تلاش تو کر کے دیکھو' کیا کہیں مل سکتے ہیں؟"

(ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ اپریل 1969ء ص21)

دوہرے ثواب کا موقعہ

○ (ارشاد حضرت مصلح موعود)

"میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے"

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے

سچے مومن وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 4- ستمبر 1998ء بمطابق 4- تبوک 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ المعارج کی آیات 33 تا 36 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ وہی مضمون ہے جو میں نے جرمنی کے گزشتہ خطبے میں ہمبرگ کے خطبے میں شروع کیا تھا اور وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ اگلے جمعہ پر جو لندن میں ہوگا میں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ امانات کا مضمون بہت ہی اہم ہے اور انسان کی روحانی زندگی کی جان اس میں ہے اور اس پہلو سے میں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جو پیچھے بیان نہیں ہوئیں اور ان احادیث میں کچھ نئے پہلو امانتوں کی ادائیگی کے متعلق بیان ہوئے ہیں لیکن سب سے پہلے جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کی مختصر تشریح کرتا ہوں۔

(فرمایا) راعون سے مراد نگہداشت کرنے والے جیسے گڈریا اپنی بھیڑ بکری کی نگہداشت کرتا ہے۔ (-) وہ لوگ یعنی سچے مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہر وقت کڑی نظر رکھتے ہیں۔ گڈریے کی نظر اگر غافل رہے تو جو اس سرزمین کی حدود ہیں جہاں بکریوں نے چرنا ہے اس سے وہ نکل کر باہر قدم رکھ دیتی ہیں اور خطرے میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ تو بہت ہی خوبصورت بیان ہے کہ سچے مومن تو وہ ہیں جو ہمہ وقت اپنی امانتوں اور عہدوں پر نگاہ رکھتے ہیں کہ کہیں یہ بدک نہ جائیں، کہیں اپنے مقام کو چھوڑ کر کسی اور طرف نہ چلے جائیں۔

(فرمایا) اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اب گواہیوں پر قائم رہنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس کے دو تین معانی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اول تو گواہیوں پر مضبوطی سے قائم وہی ہوتا ہے جس کی گواہی حقیقت میں سچی ہو۔ جس کی گواہی سچی نہ ہو وہ بیان بدلتا رہتا ہے۔ تو (-) ایک صفت ان کی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ گواہی صرف اسی چیز کی دیتے ہیں جس پر پھر وہ ہمیشہ قائم رہ سکتے ہوں۔ جب بھی پوچھو گے وہی بات کہیں گے جس بات کے وہ گواہ ہیں۔ اور (-) کا یہ بھی مطلب بنتا ہے کہ وہ جو آنکھوں دیکھا ہو وہ بیان کیا کرتے ہیں، جس پر نفس پورے اطمینان کے ساتھ گواہی دے سکتا ہو۔ سنی سنائی باتوں کو بیان کرنے والا کبھی بھی اس پر قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر جب وہ ایک بیان دیتے ہیں تو اس کو لوگوں کے ڈر سے بدلتے نہیں۔ بعض دفعہ لوگ سچے بیان کو بھی لوگوں کے ڈر سے بدل دیتے ہیں جب ایک دفعہ بیان بدلا جائے تو اس کی کوئی بھی قیمت نہیں رہتی۔

اب امریکہ میں جو پریذیڈنٹ کلنٹن کے ساتھ واقعات ہو رہے ہیں وہ یہی واقعات ہیں' بیان بدلنے والے' جب بیان بدل دیا جائے تو پہلے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہیں اور دوسرے بیان کا بھی کوئی اعتبار نہ رہا اور امریکہ کی عدلیہ اب اسی مخمصے میں پھنس گئی ہے کہ جن سے بیان بدلوایا گیا تھا ان کا پہلا بیان سچا تھا یا دوسرا سچا تھا۔ اور وہ عورتیں حلفیہ گواہی دیتی ہیں کہ ہمارا پہلا بیان جھوٹا تھا یہ بیان سچا ہے۔ تو خواہ جو مرضی حلف اٹھائیں۔ جب حلف اٹھا کر کہہ دیا کہ پہلا بیان جھوٹا تھا تو پھر اگلے کا بھی اعتبار نہ رہا۔ اور یہی حال پریذیڈنٹ کلنٹن کا بھی ہے۔ وہ بھی حلف اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ جو میں نے پہلے بات کی تھی اس میں کچھ چھپایا تھا اور کھولتے نہیں کہ کیا چھپایا تھا۔ تو عجیب و غریب حال میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے اگر قرآنی آیات کی بنیادی نصائح کو نظر انداز کر دے جو ہر کس و ناکس کے لئے برابر ہیں۔

یہاں مومنوں کی جو صفت بیان فرمائی گئی ہے یہ مطلب نہیں کہ غیر مومنوں کے لئے یہ طریق کار مفید نہیں ہوگا۔ مومنوں کو بنی نوع انسان کے لئے نمونے کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ اگر تم نمونہ پکڑنا چاہتے ہو' اگر امانتوں کا حق ادا کرنا چاہتے ہو' اگر اپنے عہدوں پر نگران رہنا چاہتے ہو تو پھر مومنوں سے سیکھو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کو یہاں بطور نمونہ بنی نوع انسان کے لئے پیش فرمایا گیا ہے۔

(فرمایا) وہ نمازوں کی حفاظت کیوں کرتے ہیں' عہد کا اس سے کیا تعلق ہوا؟ **دراصل سب سے پہلا عہد ان کا خدا سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی خاطر اور اس کی امانت اسکو واپس کرنے کے لئے وہ نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ نمازیں ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔** یہاں جو یحافظ کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے یہ دو طرفہ عمل کرنے والا صیغہ ہے۔ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور نمازیں ان کی حفاظت کرتی ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ جتنا کوئی اپنی نمازوں کی حفاظت کرے گا اسی قدر نمازیں ان کی حفیظ بن جائیں گی' اس کی حفاظت کرنے والی ہو جائیں گی۔

(فرمایا) یہی وہ لوگ ہیں جو اعزاز والی جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ اب قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا ایک یہ بھی نشان ہے کہ اُولٰٓئِکَ یہ حصر کرنے کے باوجود صرف یہ نہیں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت میں داخل کئے جائیں گے جبکہ قرآن کریم کی دوسری آیات بہت سے کمزور لوگوں کے متعلق بھی خبر دیتی ہیں کہ بہت سی کمزوریوں کے باوجود وہ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے مگر جنتوں کے ساتھ یہ شرط رکھ دی مکرمون وہ اعزاز کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ یعنی جنتیں مکرم نہیں مگران کی وجہ سے جنتیں بھی مکرم بن جاتی ہیں۔ جس جگہ داخل ہونے والے معزز لوگ ہوں وہ جگہ بھی عزت والی بن جاتی ہے۔ مکان کو مکین سے شرف حاصل ہوا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے میں اس کے دونوں معنے جائز سمجھتا ہوں کہ وہ اعزاز کے ساتھ' بڑی عزت اور احترام کے ساتھ جنتوں میں داخل کئے جائیں گے۔ ہر کس و ناکس جس کو جنت کا انعام ملے گا اس پر یہ مضمون صادق نہیں آتا لیکن جن کی صفات اوپر بیان کی گئی ہیں ان پر یہ مضمون بعینہ صادق آتا ہے۔

یہ وہ آیات تھیں جن کے تعلق میں میں نے اپنے خطبے کو تشکیل دیا تھا۔ اسی تعلق میں ایک اور آیت بھی ہے یا چند اور آیات بھی ہیں سورہ المومنون کی آیات 9 تا 12' ان میں بھی یہی مضمون ہے مگر کسی قدر فرق کے ساتھ۔ (-) وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور عہدوں پر ہمہ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت نگران رہتے ہیں (-) اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت اس طرح کرتے ہیں کہ وہ ان کی حفاظت کر رہی ہوتی ہیں۔ آگے جو ایک آیت ہے یہ پیچھے جو مضمون ہے اس میں اضافہ کر رہی ہے۔ (-) یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے (-) یہاں فردوس کا ذکر ہے مکرمون کا ذکر نہیں ہے۔ یعنی مکرمون کی جنت کا ذکر نہیں بلکہ فردوس کا ذکر ہے۔ اس لئے سرسری نظر سے پڑھنے والا دونوں کو ایک ہی مضمون سمجھ لیتا ہے حالانکہ ان دونوں میں فرق ہے۔

فردوس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر وارثون کہہ کر یہ فرمایا کہ گویا وہ جنت کو ورثے میں پائیں گے۔ جیسے ورثے کا حق رکھنے والا لازماً سب سے زیادہ حق دار ہوتا ہے اس کا جو ورثہ چھوڑا گیا ہو۔ (-) یہ جنت کو ورثے میں پائیں گے (-) جس کو فردوس ورثے میں ملے گی۔ فردوس بھی ایک بہت اعلیٰ درجے کی جنت کا نام ہے۔ مگر مکرمون میں جس جنت کا ذکر ہے اس کا اور اس کا فرق ہے۔ مکرمون والی جنت تو فردوس سے بھی بہت اعلیٰ درجے کی ہے (-) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یا ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

اب ان آیات کے تعلق میں جو میں نے چند احادیث حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اختیار کی ہیں ان میں پہلی حدیث مسلم کتاب الزکوٰۃ باب امر الخازن الامین سے لی گئی ہے۔ یہ روایت حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ **شخص جو دوسروں کے اموال کا نگران مقرر ہوا اگر دیانت دار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والوں کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہو گا۔**

اب یہ ایک بہت ہی لطیف نصیحت ہے جسے بہت سے لوگ نظرانداز کر دیتے ہیں اور میرے تجربے میں ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے جب اس بات کو نظرانداز کیا تو ان کی خساست خود ان کے نفس کے خلاف غالب آگئی۔ اور بہت سے مراتب سے وہ محروم رہ گئے۔ پس حضرت رسول اللہ ﷺ جس باریک نظر سے چیزوں کا مطالعہ فرماتے ہیں اور ہمارے سامنے کھول کھول کر رکھتے ہیں انہیں سمجھنے کے بعد غور کرنا چاہئے کہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کا عام خیال ہے کہ جس کو حکم دیا جاتا ہے وہ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ جاریہ کیسے ہو گیا۔ ایک آدمی کو آپ جو حکم دیتے ہیں وہ کرتا ہی ہے لیکن پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ ایسا کرے یہ ایک زائد شرط ہے۔

بعض لوگ جب یہ سنتے ہیں کہ فلاں شخص کو کچھ رقم دلوا دو تو ان کے نزدیک وہ شخص حق دار نہیں ہوتا اور میرے نزدیک حق دار ہوتا ہے۔ میرے نزدیک حق کے پیمانے مختلف ہیں۔ بعض لوگ محض دلجوئی کی خاطر مدد دیئے جاتے ہیں' بعض لوگ اس مدد کے نتیجے میں دین کے زیادہ قریب آجاتے ہیں۔ مؤلفۃ القلوب کا بھی تو ایک مضمون ہے مگر جو لوگ باریکی سے ان باتوں کو نہیں دیکھتے وہ سمجھتے ہیں کہ میرا فیصلہ ہی غلط تھا یہ آدمی کس طرح لائق ہو گیا کہ اس کو جماعت کی طرف سے مدد دی جائے۔ اور پھر ان کو یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ مدد جماعت کی طرف سے دی جا رہی ہے یا میری ذاتی طرف سے دی جا رہی ہے یا کسی ایسے فنڈ سے دی جا رہی ہے جس کا جماعت کے حساب میں کوئی ذکر بھی نہیں۔ ان سارے امور سے لاتعلقی کے نتیجے میں وہ اپنی جگہ معاملہ فہم بن کر فیصلہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک شخص کے متعلق مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے اس کو کہا کہ فلاں شخص کو یہ رقم دے دو۔ اس نے اپنی جیب سے نہیں دینی تھی' رقم اسے مہیا کر دی گئی تھی لیکن مدتوں ٹالتا رہا' نہیں دی۔ آخر جب کمیشن بیٹھا اور جواب طلبی کی گئی تو یہ جواب دیا کہ یہ تو حق دار ہی نہیں ہے۔ کمیشن نے کہا تم زیادہ جانتے ہو یا خلیفہ وقت جانتا ہے جس نے رقم مہیا کی۔ اگر اس نے بے وقوفی کی ہے تو وہ خدا کو جوابدہ ہے تم نے تو حکم ماننا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط لگائی پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے۔ جس کا حق

آنحضرت ﷺ نے قائم فرما دیا یا بالا عہدیدار' امیر نے مثلاً قائم کر دیا تو **نچلے عہدیداروں کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ اس میں روک بن جائیں اور اپنی خساست اس صدقے کی راہ میں حائل کر دیں' اپنی کنجوسی کو صدقے کا رستہ روک دینے والا بنا دیں۔ اگر ایسا کریں گے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے کہیں اور پہنچ سکتے ہیں۔**

فرمایا ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہو گا۔ اس سے زیادہ اور کیا تحریص ہو سکتی ہے۔ اپنے پلے سے کچھ بھی نہیں دینا پڑا اور جس کو صدقہ دیا صرف یہ شرط ہے بشاشت سے دو اور تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے صدقہ دینے والے نے صدقہ دیا۔ اسی طرح تم بھی اس صدقے کے ثواب میں شریک ہو جاؤ گے۔ اب بشاشت سے دینے کا مضمون بھی خاص طور پر پیش نظر رہنا چاہئے۔ اگر کسی کو کچھ دیا جائے اور منہ بسور کر دیا جائے' ماتھے پر بل پڑے ہوئے ہوں تو اگر وہ سخت مجبوری کی وجہ سے لینے پر مجبور بھی ہو تو اس کا دل بہت دکھی ہو جائے گا۔ وہ کہے گا میرے حالات کی مجبوری ہے میں لے تو رہا ہوں مگر اس شخص نے جس طریقے پہ دیا ہے لینے کو دل نہیں چاہتا۔ چنانچہ ایسے بھی میرے علم میں ہیں جن کو جب اس طرح دیا گیا تو انہوں نے واپس کر دیا اور یہ نہیں سوچا کہ یہ جوان کو رقم مہیا کی جا رہی تھی اس کی طرف سے نہیں تھی بلکہ میری طرف سے تھی۔ لیکن یہ ان کی نفسیاتی مجبوری ہے۔ دینے والا ہاتھ نظر آ رہا ہے' دینے والے چہرے کو وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں اگر وہ پوری بشاشت سے نہ دے رہا ہو تو لازماً دل پر برا اثر پڑتا ہے۔ تو

حضور اکرم ﷺ نے یہ شرط لگا دی کہ پوری بشاشت کے ساتھ دو تاکہ لینے والے کا دل بھی راضی ہو' وہ خوش ہو کہ مجھے خوش خوش ایک چیز دی جا رہی ہے۔ پس یہ بہت ہی باریک رستے ہیں تقویٰ کے جن کا مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیں سمجھاتے ہیں اور آپؐ کے سوا اور کوئی اس طرح نہیں سمجھا سکتا۔

ایک روایت عبادہؓ بن صامت سے لی گئی ہے۔ عن عبادۃ ابن صامت ان النبی ﷺ قال۔ حضرت عبادہ بن صامت کی یہ روایت مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنے نفس سے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ بہت ہی عمدہ سودا ہے' عظیم الشان سودا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس کو جنت کی ضمانت دیں ممکن ہی نہیں کہ اسے جنت نصیب نہ ہو اور یہ بات آنحضرت ﷺ' اللہ کی منشاء کے بغیر بیان نہیں کر سکتے کیونکہ آپؐ تو جنتیں تقسیم کرنے والے نہیں تھے۔ اللہ نے آپ کو جس چیز میں جتنا مختار بنایا تھا آپ اسی کی امانت کا حق ادا کرتے تھے۔ تو امانتوں کی گفتگو ہو رہی ہو تو اور ان جنتوں کی ضمانت دے رہے ہوں جن کی ضمانت دینا آپ کے اختیار میں نہ ہو' یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پس لازماً یہ حدیث قدسی ہے ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اجازت دی کہ یہ باتیں کہو اور ضامن ہو جاؤ۔ پس رسول اللہ ﷺ کی ضمانت کے بعد اب غور سے سنیں کہ وہ کیا چھ باتیں ہیں۔

جس وقت بات کرو سچ بولو۔ اب یہ بات جو ہے یہ کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ جس وقت بات کرو سچ بولو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہمیشہ بات کرنے سے پہلے رک کر سوچنا چاہئے کیونکہ انسان کا نفس بہت سی جھوٹ کی ملونی کر دیا کرتا ہے' وہ ملاوٹ شامل ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ سچ نہیں رہتا۔ تو پہلی بات ہی کتنی آسان اور کتنی مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ مگر پانچ اور باتیں بھی ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک شخص کو صرف سچ کی ہدایت کی تھی اور اس سے وعدہ لیا تھا کہ سچ بولو گے اور اس کا انجام یہ ہوا کہ اس کی ساری بدیاں دور ہو گئیں اور ساری نیکیاں اور حسنات اس کو عطا ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک ایک آپ کا فقرہ اس کا ایک ایک لفظ تولنے کے لائق ہے یعنی دل میں اس کو تولیں اور پھر دیکھیں اس کا کتنا وزن ہے۔

جب تم وعدہ کرتے ہو تو اسے پورا کرو۔ اب دراصل یہ سچ بولنے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے آگے شاخسانے ہیں۔ بنیادی چیز حق ہے۔ اگر کوئی انسان سچ بولنے والا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جب وہ وعدہ کرے گا تو اسے پورا کرے گا۔

جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو۔ اب یہ ساری باتیں سچ ہی کے بطن سے پھوٹ رہی ہیں۔ سچ بنیادی چیز ہے۔ وہ شجرۂ طیبہ ہے جس کو پھل لگ رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ ان پھلدار شاخوں کا ذکر فرمار ہے ہیں۔

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ یہ بھی امانت ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے عطا کی ہیں۔ اس لئے امانت کا مضمون یہاں بھی اسی طرح چل رہا ہے۔

پھر فرمایا **غض بصر کرو** اب غض بصر کا جو عموماً ترجمہ سنتے ہیں یا کرتے ہیں یہ ہے کہ ہروقت آنکھیں نیچی رکھو حالانکہ ہرگز یہ ترجمہ نہیں ہے۔ **غض بصر سے مراد یہ ہے کہ جب نظر اچٹتی ہوئی کسی ایسی جگہ پڑے جہاں وہ نفس میں غلط جذبات پیدا کر رہی ہو تو وہاں سے نظریں پھیر لیا کرو** اور کسی چہرے پر اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو گویا اس کے حسن کی تلاش میں ہو، اس کے بدن کو اس طرح نظر ڈال کے نہ دیکھو کہ گویا اس کی مخفی زینت کے ابھار کو دیکھ رہے ہو اور اس سے اپنے دل کو ایک قسم کی شہوت کی تسکین دے رہے ہو۔ اس کا نام ہے غض بصر۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

پھر چھٹی بات یہ فرمائی **اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا کرو** اب ہاتھوں کو روک کر رکھنے کا کیا مطلب ہے۔ پہلی پانچ باتیں تو بالکل صاف سمجھ آرہی ہیں اب ہاتھوں کو کیوں روکو۔ دراصل جن لوگوں کو عادت ہو کہ وہ مغضوب الغضب ہوں اور بات سوچتے نہیں اور تولتے نہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کس حد تک ان کا حق ہے کسی کو بدنی سزا دینے کا، کس حد تک نہیں ہے، ان کا ہاتھ از خود چلتا ہے۔ اور بار بار نصیحت کے باوجود جن کو عادت ہو وہ عادت بدل نہیں سکتے۔ وہ مائیں جن کو عادت ہے کوئی بچہ ذرا سی حرکت کر رہا ہے تو ایک دم اس پر ہاتھ مار کے اس کو کھینچتی ہیں یا تھپڑ مار دیتی ہیں اور اس وقت ان کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ملاقات میں بیٹھے ہوئے ہیں، کیا بد اثر پڑ رہا ہے۔ ایک بدتمیزی ہے کہ ملاقات کر رہے ہوں اور اپنے بچوں سے ایسی بدسلوکی کر رہے ہوں اور دماغ میں ان کے یہ ہوتا ہے کہ میرے سامنے یہ حرکت کر رہا ہے اور مجھ پر بد اثر پڑے گا حالانکہ یہ بھی ایک دکھاوا ہے۔

ایسے لوگوں کے متعلق جب میں گہری نظر سے دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ گھروں میں ان کو چھٹی دی ہوئی ہے ورنہ باہر بھی ایسی حرکتیں نہ کریں۔ گھروں میں یہ عادت ہے جو مرضی کرتے پھریں اور جب ان کی یہ عادت پختہ ہو چکی ہو، راسخ بن گئی جب وہ ملاقات کے وقت ظاہر ہوتی ہے تو اپنے نفس سے شرمندگی مٹانے کے لئے، اپنی بدی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس پر سختی کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ بچہ اس قدر گھور کے واپس دیکھتا ہے کہ تم وہی چیز ہو جو گھروں میں تو مجھے چھٹی دی ہوئی تھی کہ جو مرضی کرتا پھروں اور اب تم یہاں مجھ سے یہ سلوک کر رہے ہو۔ ان کی آنکھوں میں اتنا قہر آتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح کوئی پلٹ کے اپنی ماں کو اس قدر غصے اور قہر سے دیکھ سکتا ہے۔ مگر وہ بے چارے بولتے تو نہیں مگر آنکھیں بتا دیتی ہیں، چہرہ بتا دیتا ہے کہ ان سے کیا ہوا ہے۔

تو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی اس نصیحت پر غور کرنے سے ان تک رسائی ہو جاتی ہے۔ **فرمایا ہاتھ روک کر رکھو۔ جب ہاتھ چلنے لگے اسی وقت روک لو پھر غور کرو پھر فکر کرو کہ کیا معاملہ ایسا تھا کہ اس میں تم ہاتھ اٹھاتے یا نہ اٹھاتے۔** یہ چھ باتیں فرمائیں، ان کا تم مجھ سے وعدہ کرو تو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اب بتائیں جنت کی ضمانت کے سوا اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے ایسے شخص کو۔ لیکن مرکزی نکتہ وہی ہے جو میں نے عرض کیا ہے کہ جڑیں سچائی میں ہیں اور بعض احادیث میں رسول اللہ ﷺ اس مضمون کو بھی کھولتے ہیں۔

اب ایک اور بہت ہی دلچسپ اور بہت اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے جس کو بسا اوقات سوسائٹی میں نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ حضرت عبد الرحمانؓ بن سعد سے روایت ہے، سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی۔ اب بڑی امانت کا لفظ سنتے ہی ذہن میں بہت سی بڑی بڑی امانات کا خیال گزرتا ہے لیکن آگے بات سنیں کیا ہو رہی ہے۔ **قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ شمار ہو گی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے اور بیوی اس سے تعلقات قائم کر چکے ہوں پھر وہ بیوی کے راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔**

اب یہ بڑی امانت کیوں ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے حکم پر اسے یہ اجازت دی گئی تھی کہ ایک عورت سے خلا ملا کرے، اپنے فروج کی حفاظت والا مضمون پیش نظر رکھیں تو پھر اس کی سمجھ آئے گی۔ یہاں ایک عورت نے اپنے بدن کو ایک غیر شخص کے لئے محض اس لئے کھولا کہ اللہ نے اجازت دی تھی اور اللہ کی امانت کا حق ادا کرنے والی تھی۔ اس کے اندرونی حسن تک کسی غیر کی رسائی نہیں تھی۔ پس یہ اس معنے میں بہت بڑی امانت بن جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے راز مردوں کی مجالس میں یا کسی خاص دوست سے بیان کرتا پھرے کہ میری بیوی ایسی ہے اور ایسی ہے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن وہ ایک بہت بڑی امانت کا خائن شمار کیا جائے گا۔ اور جس کا نتیجہ جہنم ہے۔

یہ معاملہ ایسا ہے جو معاشرے میں نظر آتا ہے۔ لوگ اس کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور دو طرح سے یہ باتیں ہیں جن کو نظرانداز کر کے معاشرے میں کس گھول دیا جاتا ہے۔ اول تو بعض لوگ محض شوقیہ بتاتے ہیں، اپنے دوست کو بتائیں گے کہ مجھے کیسی اچھی بیوی مل گئی ہے۔ یا بعض دفعہ اس کی کمزوریاں ظاہر کر دیتے ہیں کہ میری بیوی تو ایسی نکلی ہے۔ دونوں صورتیں بہت گندی اور معاشرے کو خراب کرنے والی ہیں۔ لیکن ایک تیسری صورت بھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تک آپس میں اکٹھا رہیں سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے، کسی کو کچھ نہیں بتاتے، جب الگ ہو جائیں، طلاق ہو جائے یا خلع ہو جائے کسی صورت میں الگ ہو جائیں تو پھر ان کو یاد آتا ہے کہ اس میں یہ اندرونی نقص بھی تھے۔ چنانچہ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کر رہا جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہم سے بدسلوکی کی یا حقوق ادا نہیں کئے۔ اندرونی نقائص اس میں کیا تھے۔ مرد میں اندرونی نقص کیا تھا، عورت میں اندرونی نقص کیا تھا یہ باتیں وہ بیان کرتے ہیں پھر۔ اور جب یہ باتیں میرے علم میں آتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ آپ کو کوئی حق نہیں ایسی باتیں مجھ تک پہنچانے کا جو اللہ کی امانت ہیں۔ آپ خیانت میں مجھے بھی شریک کر رہے ہیں۔ اگر میں آپ کی باتیں سن لوں اور اس معاملے میں ان کو رد کر کے آپ کو بھی ساتھ ردّ نہ کروں تو میں بھی خائن بن جاؤں گا۔

اس لئے شادی چاہے قائم ہو یا ٹوٹ چکی ہو یہ وہ امانتیں ہیں جنہیں بہرحال ادا کرنا ہے۔ **کوئی بیوی اپنے خاوند کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے، کوئی خاوند اپنی بیوی کے اندرونی عیوب ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ اللہ کی امانت ہے جس امانت کے وہ ذمہ دار ہیں اور جواب دہ ہوں گے۔** پس ان باتوں کو چھوٹا نہ سمجھیں اور بہت اہمیت دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ بیوی کے اسرار لوگوں میں بیان کرتا پھرے یہ قیامت کے دن سب سے بڑی خیانت سمجھی جائے گی۔

یہاں مرد کا ذکر نہیں ہے مگر قرآن کریم کی بعض آیات سے دوسرا مضمون بھی ثابت ہے کہ جب تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو تو پھر تم لوگوں کو شرم کرنی چاہئے کہ ان باتوں کو کیوں لوگوں پر کھولتے ہو شاید یہ بھی وجہ ہو کہ عورتوں میں نسبتاً یہ کم بیماری ہو، مردوں میں زیادہ ہو۔ ایسی بے شرمی کی باتیں عورتوں کی طبعی حیا کے خلاف ہوں اس لئے یہ ایک قسم کا کامپلیمنٹ (Compliment) بھی ہے عورتوں کو، ان کی ایک تعریف بھی ہے کہ تم سے زیادہ مردوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ عورتیں کہتی ہیں آپ ہمارے نقص ہی بتاتے رہتے ہیں مردوں کے نہیں بتاتے۔ مگر اگر وہ غور سے خطبے سنا کریں تو ان کو معلوم ہو گا کہ مردوں کے بھی بتاتا ہوں اور کیوں نہ بتاؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ عدل کے نہایت اعلیٰ مقام پر تھے جس سے اوپر عدل کا مقام ممکن نہیں ہے۔ آپؐ ہمیشہ دونوں کی باتیں بتایا کرتے تھے اور میں تو وہی باتیں کہتا ہوں جو آنحضرت ﷺ عمر بھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے رہے۔

اب بخاری کتاب الرقاق سے ایک حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ سائل نے عرض کیا یارسول اللہ ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے۔ فرمایا **جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا**۔ اس کا ایک پہلو تو میں پہلے جرمنی میں بیان کر چکا ہوں کہ اس میں **جماعتی عہدیداروں کو بھی یہی نصیحت ہے کہ جو امانتیں ان کے سپرد ہیں ان کے مطابق اچھے عہدیدار چنیں**۔ اگر انہوں نے یہ ذمہ داری ادا کرنی چھوڑ دی تو ساعت ان معنوں میں آئے گی کہ نظام جماعت یکسر پلٹ جائے گا اور گویا قیامت آگئی۔

لیکن جو دوسرا معنی ہے اس میں (۔) جب کوئی امر لوٹایا جائے کسی کو یعنی حکومت عطا کی جائے عوام الناس کے مشورے اور ان کے ووٹوں سے اور وہ اس کا اہل نہ ہو تو پھر ساعت کا انتظار کرنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی۔ ساعت سے مراد بہت سی باتیں ہیں جن کا اہل لغت ذکر کرتے ہیں۔ **ایک ساعت سے مراد یہ ہے کہ معاشرے پر گویا قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ اگر تم نے غلط عہدیداروں کو چن لیا تو پھر ہمیشہ نظام بگڑتا چلا جائے گا**۔ اور ان معنوں میں ساعت کا یہ مطلب ہو گا کہ چونکہ ساعت شریر لوگوں پر آنی ہے اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح خبر دی ہوئی ہے تو تمہارا معاشرہ ذلیل سے ذلیل تر اور شریر سے شریر تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ دوسرا معنی بھی بعینہ درست بنتا ہے یہاں تک کہ ان کی پکڑ کا وقت آجائے گا۔

اب اس مضمون کو آپ اپنے ذہن میں دہرا کر ایسے معاشروں کا تصور کر سکتے ہیں جہاں یہی قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ دن بدن بد سے بدتر حالات صرف اس لئے ہو رہے ہیں کہ عوام الناس نے اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرتے وقت امانت کا حق ادا نہیں کیا۔ جب امانت کا حق ادا نہیں کیا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان سے خائن والا معاملہ کرتا ہے جس کی تفصیل اس حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

اب ایک اور روایت ہے جو عبداللہؓ بن عمرو سے مروی ہے (۔) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو رذیل اور کمینے لوگوں میں ہو گا تو اس وقت تیرا کیا حال ہو گا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ کیسے ہو گا کہ میں رذیل اور کمینے لوگوں میں ہوں گا۔ اب اس میں ایک اور بھی خبر تھی جس کی طرف عموماً لوگوں کی نظر نہیں جاتی۔ یہ جس کو مخاطب فرمایا اس کی لمبی عمر کی خوشخبری بھی تھی اور یہ بدخبر بھی تھی کہ اس لمبی عمر کے نتیجے میں تو اچھے لوگوں سے نکل کر ایک ایسے دور میں داخل ہو جائے گا جس میں اکثریت کمینوں کی ہو گی۔ تو یہ واقعہ بہت لمبی عمر پانے کے نتیجے میں ہو سکتا تھا۔ پس یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور مخبر صادق ہونے کی بھی ایک دلیل ہے۔

کیسے ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا جب ان کے عہد فاسد ہو جائیں گے' امانتیں اٹھ جائیں گی اور وہ باہم اس طرح ہو جائیں گے' انگلیاں انگلیوں میں ڈال دیں یہ انگلیاں مل نہیں سکتیں جتنا مرضی زور لگالیں' تو ان کے درمیان اتنے فاصلے بڑھ جائیں گے' ایسی روکیں حائل ہو جائیں گی کہ ان کو ملانے کی کوشش کی بھی جائے تو نہیں ملا سکو گے اور ایسے لوگ جو پھٹ جایا کرتے ہیں ان کو ملانے کی ہر کوشش ناکام ہو جایا کرتی ہے۔ اب دیکھ لیں کیسی عمدہ تمثیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بد قوموں کا حال بیان فرمایا ہے۔ **جن کی امانتیں اٹھ چکی ہوں' جن کے عہد فاسد ہو چکے ہوں' ان کے دل لازماً پھٹتے ہیں** ناممکن ہے کہ پھر ان کو اکٹھا رکھا جا سکے اور اس طرح پھٹتے ہیں کہ لوگ بڑے بڑے دعوے کریں گے' کوشش کریں گے' بورڈ تشکیل دیئے جائیں گے کہ قوم کو دوبارہ اکٹھا کرنے کے لئے کوئی ذرائع تجویز کرو اور بعض جگہ بل بھی لائے جائیں گے جو اکٹھا کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ پھاڑ دیں گے قوم کو۔ تو یہ حال ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر پیشگوئی سو فیصد سچی نکلتی ہے۔ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ سچی نکلتی ہے۔ یوں فرمایا یہ حال ہو گا۔ اس وقت راوی نے کہا یارسولؐ اللہ اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے۔ یعنی میں بھی تو ان لوگوں میں ہوں گا۔ آپؐ فرما رہے ہیں تیرا کیا حال ہو گا جب تو کمینے لوگوں میں جائے گا تو سارا معاشرہ اگر اس قدر گندا ہو چکا ہو گا تو اس وقت میرا کیا حال ہو گا مجھے کیا کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا **اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا اور جس بات کے بارے میں تجھے اچھی طرح معلوم ہو اسے اختیار کر لینا اور جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو اسے چھوڑ دینا**۔

اب ایسے معاشرے میں غلط خبریں پھیلا کرتی ہیں اور اکثر غلط خبروں کے نتیجے میں معاشرہ اور بھی بگڑتا چلا جاتا ہے۔ تو دیکھیں کتنی برمحل نصیحت فرمائی کہ بہت تم باتیں سنو گے' قسم قسم کی باتیں بیان کی جائیں گی۔ جن کا تمہیں اچھی طرح علم ہو کہ یہ بات درست ہے صرف اس کو قبول کرنا اور باقی ساری باتیں رد کر دینا اور اپنے خاص تعلق رکھنے والوں سے چمٹے رہنا۔

اب یہ نصیحت دیکھیں جماعت احمدیہ پر آج کل کس طرح صادق آرہی ہے۔ کتنی لطافت کے ساتھ اور کس قدر تفصیل کے ساتھ صادق آرہی ہے۔ **اگر ایسے دور میں لوگ یعنی احمدی آپس میں ایک دوسرے کو چمٹے نہ رہیں' ایک دوسرے سے تعلقات کو گہرا نہ کریں اور کسی قیمت پہ بھی ان تعلقات کو نہ ٹوٹنے دیں تو ان کی تربیت کی اس سے بہتر ضمانت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ ایک دوسرے کو نہیں چمٹیں گے تو اس معاشرے کا لازماً حصہ بن جائیں گے۔ اس کی طرف سرکتے چلے جائیں گے**۔

میں نے اپنے دوروں میں ہمیشہ دیکھا ہے کہ وہی خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے رہتے ہیں جن کو اپنے تعلقات کے قیام کے لئے دوسرے احمدیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض اپنے اعلیٰ عہدے چھوڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں اس لئے منتقل ہو جاتے ہیں اور مجھے لکھتے بھی ہیں کہ مالی نقصان ہوا ہے لیکن ہمیں کوئی پرواہ نہیں کیونکہ جس جگہ ہم تھے وہاں اکیلے تھے اور بچوں کو توفیق نہیں تھی کہ وہ ہر وقت گھر میں جڑے رہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا ان کی بھی خواہشات ہیں۔ پس ان کی خاطر ہم نے دنیا پر لات ماری اور ایسی جگہ چلے گئے ہیں جہاں احمدی خاندان ملتے ہیں۔ تو جڑنے کی خواہش اتنی زیادہ اور یہی نصیحت ہے کہ جب خال خال معاشرے میں اچھے لوگ نظر آئیں گے تو تم اپنے لوگوں کے ساتھ جڑ کر بیٹھنا' ان کے قریب رہنا۔ تم ایک دوسرے کا سہارا بنو گے' ایک دوسرے کو غلط اور بداثرات سے بچاؤ گے اور ان کے عوام کو چھوڑ دینا' ان سے دور رہنا۔ آپس میں چمٹ کر پھر دوسروں سے بھی میل جول میں بے تکلفی یا اندرونی طور پر دلوں کا باہم ملا دینا یہ بیک وقت نہیں چل سکتا۔ فرمایا جب تم نیک لوگوں میں آپس میں اکٹھے بیٹھو گے تو غیروں سے سرسری سلام علیک ہو گی۔ ان کے ساتھ تمہارے دل مل بھی نہیں سکتے پھر' ناممکن ہے۔ ان سے دور رہنا۔ دور رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عوام میں نکلنا ہی نہیں۔ دلوں کو بچا کے رکھنا یہ مراد ہے۔ ان کے اثرات سے دور رہنا۔

اب وقت ابھی ہے تو ایک اور حدیث کو لیتا ہوں جو میں نے تین حصوں میں تقسیم کی ہے (۔) حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک ہی حدیث کے تسلسل میں یعنی ایک ہی روایت میں' ایک ہی کتاب میں چونکہ ان دونوں کا ذکر الگ الگ موجود ہے اور اس میں تھوڑا سا ابہام پیدا ہوتا ہے سننے والے کے لئے' اس لئے اس روایت کو میں نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بات بیان فرمائی تھی۔ دوسرا وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دوسری بات بیان فرمائی تھی۔ تیسرا وہ جس میں حضرت حذیفہؓ کا اپنا تبصرہ ہے کہ پھر میں نے کیا کچھ دیکھا اور کس طرح میں نے ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ وہ حدیث نہیں ہے وہ اثر ہے۔ ایک صحابی کی باتیں ہیں جنہوں نے حدیث پر تبصرہ کیا ہوا ہے۔ اس پہلو سے اب آپ کے لئے یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپؐ نے ہم سے بیان فرمایا' یہ اب حدیث شروع ہو جاتی ہے "کہ امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے۔ اب اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ جو میں نے پہلے ایک حدیث میں اشارہ کیا تھا وہ اسی طرف اشارہ تھا کہ امانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہوئی ہے جس کے درخت کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں۔ تو دل کی گہرائی میں اتری ہے۔ اگر یہ امانت دل کی گہرائی میں نہ اتری ہوتی تو وہ امانت جس کے ذریعے اس امانت کے نقوش سمجھنے میں مدد ملتی تھی وہ بیرونی نمونے ایسا انسان سمجھ ہی نہیں سکتا تھا جس کے دل میں امانت موجود نہ ہو۔ پس فطرت کی امانت ایک امانت ہے۔ اور دوسری امانت وہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے خدا تعالیٰ کی امانت کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن پر عمل کر کے دکھادیا۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جو اسی کو سمجھ آسکتی ہیں جس کے دل میں امانت کی جڑ ہو۔ اگر دل سے امانت مٹ چکی ہو تو اسے بیرونی اثرات سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ چنانچہ اس تفصیل کے ساتھ اب یہ دیکھیں۔ فرمایا امانت لوگوں کے دل کی جڑ یا تہہ میں اتری ہے پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔ اسے پہچان لیا قرآن اور سنت کے ذریعے ورنہ محض اپنے دل میں ڈوب کر اس امانت کے نقوش کو اچھی طرح پہچاننا ہر کس و ناکس کے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ جو لوگ اپنے خیال میں دلوں میں ڈوبتے ہیں اور حقائق تک پہنچتے ہیں ان کے آپس کے اختلافات بتاتے ہیں کہ کوئی ایک بھی حقیقت پر قائم نہیں تھا۔ ایک نے کچھ اور حقیقت سمجھی' دوسرے نے کچھ اور حقیقت سمجھی۔ پس اصل وہ ہے کہ اگر قرآن اور سنت کے مطابق تمہارے دل کی آواز ہو جائے یا دل کی آواز کے مطابق تم قرآن و سنت کی باتیں سنو تو یہ حقیقت ہے' اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ فرمایا پھر انہوں نے اسے قرآن و سنت کے مطابق پایا۔

اور آپؐ نے ہم سے اس کے رفع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یعنی دوسری حدیث جس میں رسول اللہ ﷺ نے امانت کے رفع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی حدیث میں امانت کی کنہ بتائی ہے' امانت ہوتی کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے وہ رفع کیسے ہو گی یہ ذکر چھیڑا ہے۔ انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرے گا یہاں تک کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔ اس میں لفظ نومہ" استعمال ہوا ہے اور بعض لوگ سمجھتے ہیں یعنی ترجمہ کرنے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک رات سوئے گا اور اٹھے گا تو امانت اٹھ چکی ہو گی۔ یہ نہیں ہوا کرتا۔ یہ اللہ کی سنت کے خلاف ہے۔ نیند سے مراد غفلت کی نیند ہے۔

ایک انسان جب اپنے حقوق سے غافل رہتا ہے اور غافل رہتا چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ اس کے دل سے وہ امانت اٹھتی چلی جاتی ہے جو فطرت میں ودیعت ہوئی تھی اور اس کا معمولی سا اثر باقی رہ جائے گا۔ یعنی خدا نے جو چیز ودیعت کی ہے وہ اٹھ جائے گی لیکن معمولی سا نشان سا' ایک اثر باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ غفلت میں پڑا رہے گا اور ایک اور چیز ظاہر ہو گی جو بڑی دلچسپ ہے اور رازدان فطرت کے سوا کوئی اس بات کو بیان نہیں کر سکتا۔ بظاہر مضمون ختم ہو گیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس مضمون کو جاری رکھا ہے یہاں تک کہ جس طرح پاؤں پر چنگاری گرنے سے آبلہ سا بن جاتا ہے اور اس میں کچھ بھی نہیں ہوتا' معمولی سا پانی سا ہوتا ہے۔ ویسا اثر امانت کا باقی رہ جائے گا۔

اب اگر امانت مٹ گئی اور کچھ بھی نہ رہی تو یہ آبلہ چنگاری سے پڑنا اور اس کا اثر' اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگ جب مزید غفلت کی حالت میں زندگی بسر کریں گے تو اپنے دل میں وہ امانت کو اس طرح پائیں گے جیسے آبلہ ہوتا ہے اور آبلے کے اندر گندے پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گویا یہ لوگ امین بنتے پھریں گے اپنے دلوں میں سمجھیں گے کہ ہم تو امین ہیں ہمارے دل میں امانت کا مواد موجود ہے اور اکثر لوگ جب غفلت کی انتہا کو پہنچتے ہیں تو بالکل یہی حال ان کا ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو دکھانے کی خاطر یا اپنے مفادات کی خاطر ان کے سامنے امین بنتے ہیں جب کہ امانت کا مرکز ان کے دل کا وہ چھالا ہے جس میں گندے پانی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔

لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہو گا جو امانت ادا کرے۔ اب جب لین دین کریں گے تو دکھانے کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے کہ دوسروں پر اعتماد قائم کیا جائے۔ اور ان کو دکھایا جائے کہ ہم بڑے امین ہیں تبھی تو لین دین کرتے ہیں اور جب یہ گندہ زمانہ آئے گا تو دل کے چھالے ہوں گے' امانت ہو گی نہیں اور دل کے چھالے دکھانے کی خاطر ہوں گے۔ جس طرح چھالا ابھر کر پھول جاتا ہے اس طرح یہ اپنے دل میں ایک امانت کا ابھرا ہوا مبالغہ آمیز تصور قائم کریں گے۔ اور اس کو ظاہر کریں گے کہ گویا ہم امین ہیں۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے لین دین کریں گے لیکن کوئی ایسا نہیں ہو گا جو امانت کا حق ادا کرے جب معاشرہ پہچان لے گا ان کو اور بار بار کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر اچھی طرح جان لے گا کہ یہ معاشرہ سارا ہی گندہ ہو چکا ہے کوئی بھی لین دین کا حق ادا کرنے والا نہیں تو پھر وہ کیا باتیں کریں گے۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امین شخص موجود ہے ڈھونڈو اس کو امین ہے کہاں۔ اور جو پہلی حدیث میں نے بیان کی ہے اس کی رو سے امانت ان کو سوائے جماعت احمدیہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔

پس وہ لوگ جو امین نہیں ہیں اور محض جماعت کے رعب کی وجہ سے بنی نوع انسان کو دھوکہ دیتے ہیں ان کو میں چن چن کر جماعت سے نکال کر رہا ہوں اور بعض لوگ کہتے ہیں بڑی سختی کر رہا ہے۔ بالکل سختی نہیں کر رہا۔ مجھے پتہ ہے کہ ایک جماعت ہی تو ہے جو امین ہے۔ اور اگر اس امین جماعت میں گندے لوگ اسی طرح گھسے رہیں تو پھر لوگوں کا کیا حال ہو گا جو اس لئے جماعت کی طرف رجوع کریں کہ ان کی امانت پر ان کو اعتماد ہو اور ان کا رہا سہا' ان کی ساری پونجیاں پھر بھی ضائع ہوتی چلی جائیں۔ پس یہ امتیاز ہے جماعت کا جس کو قائم رکھنے کی خاطر میں مجبور ہوں کہ جہاں دھوکہ دینے والے بددیانتوں کا علم ہوتا ہے میں انہیں جماعت سے الگ کر دیتا ہوں اور اس معاملے میں کوئی رعایت نہیں کرتا خواہ اپنا عزیز ہو یا غیر ہو۔ کبھی زندگی بھر میں نے اس معاملے میں رعایت نہیں کی' نہ آئندہ انشاء اللہ کروں گا۔

اب باقی جو امور ہیں وہ انشاء اللہ اگلے خطبے میں بیان کئے جائیں گے۔

دیانتدار لوگ

ایک مرتبہ حضرت سفیانؓ بن عبد اللہ ثقفی کو کسی کا توشہ دان کہیں سے ملا۔ جسے وہ حضرت عمرؓ کے پاس لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ ایک سال تک اعلان کرو۔ اگر مالک کا پتہ نہ چلے۔ تو تمہارا ہے۔ جب سال گذرنے پر بھی مالک نہ ملا۔ تو آپ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اب یہ تمہارا ہے۔ مگر آپ نے کہا۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس وجہ سے حضرت عمرؓ نے اسے بیت المال میں داخل کر دیا۔

حضرت مقدادؓ کسی باغ میں گئے۔ تو دیکھا۔ کہ ایک چوہا بل سے اشرفیاں نکال کر باہر ڈال رہا ہے۔ جو تعداد میں اٹھارہ تھیں۔ آپ اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تم نے خود تو بل سے نہیں نکالیں۔ بولے۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پھر خدا تمہیں برکت دے۔

حضرت زبیرؓ کے پاس بوجہ ان کے امین ہونے لوگ اپنے مال امانت رکھ جاتے تھے۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ ضائع نہ ہو جائے۔ آپ اسے اپنے اوپر قرض قرار دے لیتے تھے۔ متعدد صحابہ کا مال ان کے پاس امانت رہتا تھا۔ اور وہ اس قدر دیانت داری سے کام لیتے تھے۔ کہ ان لوگوں کے اہل و عیال کے لئے بھی بوقت ضرورت اپنی جیب سے خرچ کر دیتے تھے۔ لیکن ان کی امانت نہیں چھیڑتے تھے۔

(بحوالہ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے)

نفع مند سودا

حضرت صہیبؓ بھی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔

حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیب سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 10- نومبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 110-
2-10 رات- کوئز- روحانی خزائن-
2-55 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-05 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-35 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
5-40 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر110-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باڑی-
7-35 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس نمبر110-
12-20 دوپہر- پشتو آئٹم خطبہ جمعہ-
1-20 دوپہر- کوئز- روحانی خزائن- حصہ سوئم-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
4-20 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-35 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
8-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 10-11-98
9-20 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 11- نومبر 1998ء

1-35 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
2-05 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
2-35 رات- ہماری کائنات-
3-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-15 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
5-30 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- طبی پروگرام- ہماری خوراک-
7-35 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
12-05 دوپہر- سواحیلی پروگرام- گفتگو-
1-00 دوپہر- ہماری کائنات-
1-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- گفتگو-
2-15 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-20 دوپہر- اردو کلاس-
4-25 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
5-30 رات- جرمن زبان سیکھئے-
8-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 11-11-98
9-25 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 12- نومبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کلاس- نمبر119-
2-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- ٹماٹر کیچ اپ-
2-35 رات- ڈاکومنٹری- ضیاء الاسلام پریس کا دورہ-
3-25 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-10 رات- جرمن زبان سیکھئے-
5-45 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر119-
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
7-55 صبح- اردو [illegible]-
9-00 صبح- جرمن زبان سیکھئے-
9-45 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس- نمبر119-
12-15 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 11-10-96
1-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل-
1-30 دوپہر- ڈاکومنٹری- ضیاء الاسلام پریس کا دورہ-
2-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-10 سہ پہر- اردو کلاس-
4-15 شام- کوئز- تاریخ احمدیت-
5-35 رات- عربی زبان سیکھئے-
8-00 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
10-10 رات- بوسنین سروس مجلس سوال و جواب امام صاحب کے ساتھ-
11-20 رات- اردو کلاس

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور- فون: 5150862-844862

اطلاعات و اعلانات

نتائج مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی چہارم بعنوان اطاعت- خدام الاحمدیہ پاکستان

○ اول- عدیل احمد نعیم = نارتھ کراچی-
دوم- طیب احمد منصور = زرعی یونیورسٹی فیصل آباد-
سوم- آصف الرحمان قمر = دارالذکر فیصل آباد-

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کیے-

عطاء القدوس طاہر فیکٹری ایریا حیدر آباد- عطاء القدوس دارالذکر لاہور- حافظ محمد ظفراللہ وحدت کالونی لاہور- منور احمد ناصر فیصل ٹاؤن لاہور- ملک عبدالمومن نارتھ کراچی- انوارالحق وحدت کالونی لاہور- فضل احمد راشد ملیر کینٹ کراچی-

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا ظفر احمد صاحب باب الابواب ربوہ بوجہ (Herpes) چھاتی اور کمر پر زخموں کی وجہ سے گذشتہ دو ہفتہ سے علیل ہیں-

○ مکرم رانا محمد صدیق صاحب ساکن چک نمبر 89/ج-ب رتن کے دائیں پاؤں کے انگوٹھا کا گذشتہ ماہ لاہور CMH میں اپریشن کیا گیا تھا- اور دائیں پاؤں کا انگوٹھا کاٹ دیا گیا تھا- زخم ابھی تک مندمل نہیں ہو رہا-

○ عزیزہ ربا ء عندلیب بنت مکرم رانا افتخار توقیر امجد صاحب کا دائیں پاؤں جل گیا ہے

ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پکنک واقفین نو گلبرگ لاہور

مورخہ 20 ستمبر 1998ء کو واقفین نو حلقہ گلبرگ لاہور کا وفد سوزو واٹر پارک لاہور پہنچا اس وفد میں 16 واقفین نو اور 12 والدین اور 3 مہمان حاضر تھے بچوں اور بڑوں نے پانی کی کھیلوں سے خوب لطف اٹھایا کھانے کے وقفہ کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں پکنک کے موقع پر بچوں اور والدین نے نہایت نظم و ضبط اور جماعتی ہدایات کی روشنی میں اور خواتین نے پردہ کی پابندی کے ساتھ پکنک منائی- چھ بجے شام یہ وفد دعا کے ساتھ واپس گھروں کو روانہ ہوا-

(وکالت وقف نو)

سیکرٹریان وقف جدید توجہ فرمائیں

○ کیا آپ کی جماعت کے تمام احباب کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے- اور تمام انصار- خدام- اطفال- ناصرات- ممبر لجنات اور کم عمر بچگان وقف جدید میں شامل ہیں اگر کمی ہو تو کوشش کرکے ان کو اس بابرکت تحریک میں شامل کریں-

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک بابرکت تحریک بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں-

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے- اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں- ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں-

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں-

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے- کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں-

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں- اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرمادے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں- آمین-

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں
پروپرائیٹر شوکت ریاض قریشی
نوار سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3- بال روڈ لاہور 5400
فون نمبر زم 7351722 آفس 7352212

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 7- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ

10- نومبر- غروب آفتاب 5-14
11- نومبر- طلوع فجر 5-06
11- نومبر- طلوع آفتاب 6-31

عالمی خبریں

امن معاہدہ کی توثیق نہیں ہوئی اسرائیلی کابینہ کے اجلاس میں اسرائیل فلسطین امن معاہدے کی توثیق نہیں ہو سکی۔ کابینہ کا کہنا ہے کہ جب تک فلسطینی حکام دہشت گردوں کے خلاف مزید کارروائی نہیں کرتے معاہدہ پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ میری لینڈ سمجھوتے پر غور کے لئے بلایا جانے والا کابینہ کا اجلاس دس گھنٹے جاری رہا۔

امریکہ سے مداخلت کی اپیل اسرائیل کی طرف سے امن معاہدہ کی توثیق کرنے کے سوال پر اسرائیلی ہٹ دھرمی پر فلسطینی صدر یاسر عرفات نے امریکہ سے مداخلت کی اپیل کر دی ہے۔

ریموٹ کنٹرول میزائل کشمیری مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول میزائل تیار کر لیا۔ مقبوضہ وادی میں پولیس کے سربراہ نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا ہے کہ حریت پسندوں کے ٹھکانوں پر مقامی طور پر تیار کئے گئے جدید میزائل ملے ہیں جو 200 کلومیٹر تک پانچ گرام بارود لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مجاہدین سری نگر سیکرٹریٹ کی جموں عارضی منتقلی کے بعد اہم بھارتی ٹھکانوں کو نشانہ بنانا چاہتے تھے۔

بیت المقدس کا ربم دھماکہ مقبوضہ بیت المقدس میں کار بم دھماکہ میں 3- افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ بم ایک مارکیٹ میں پھٹا جس سے 21- افراد زخمی ہو گئے۔

الزامات مسترد ملائیشیا کے اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم کے خلاف جنسی الزامات کو ابتدائی طور پر مسترد کر دیا گیا۔ پولیس کے سابق سربراہ نے عدالت میں بتایا کہ ہمارے ذرائع کے مطابق الزامات جھوٹے اور من گھڑت تھے۔

سوئٹزر لینڈ میں دھماکہ سوئٹزر لینڈ کے شہر برن میں کاروں کے ایک شوروم میں دھماکے سے پانچ منزلہ عمارت کو سخت نقصان پہنچا تین افراد ہلاک اور 18- زخمی ہو گئے۔

بنگلہ دیش میں قبل از وقت انتخابات بنگلہ دیش کی وزیر اعظم حسینہ واجد نے قبل از وقت انتخابات کا اشارہ دے دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ مقررہ مدت سے ایک سال قبل انتخابات کرا لئے جائیں۔

ملکی خبریں

دو وکلاء کو قید توہین عدالت کا ارتکاب کرنے والے دو وکلاء کو قید اور جرمانے کی سزا دے دی گئی۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے احتساب بنچ کے ساتھ بدزبانی کے مرتکب ہائی کورٹ بار کے دو ارکان حاجی دلدار ایڈووکیٹ کو 4 ماہ قید اور 4 ہزار روپے جرمانہ اور حنیف طاہر ایڈووکیٹ کو 15 دن قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنا دی۔ سزا پانے والے وکلاء کے لائسنس بھی معطل کر دیئے گئے۔ فاضل عدالت نے سزا کی معطلی کی درخواست مسترد کر دی جس پر بار کے دونوں ارکان وکلاء کو جیل بھجوا دیا گیا۔

ٹرانسپورٹروں کی ہڑتال پنجاب بھر کے ٹرانسپورٹروں نے سیکیورٹی آرڈیننس کے خلاف ہڑتال کر دی۔ حکومت پنجاب اور ٹرانسپورٹ تنظیموں کے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ ٹرانسپورٹروں کا کہنا ہے کہ آرڈیننس کے تحت قید اور جرمانہ کی سزا انصاف کے منافی ہے۔

ڈالر بانڈز کا منافع حکومت نے ڈالر بانڈز کی مدت تین سال کر کے منافع بڑھا دیا ہے۔ یہ بانڈز انکم ٹیکس اور ویلتھ ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ مقررہ مدت سے پہلے بھی فروخت کئے جاسکیں گے۔

نواز کلنٹن مذاکرات صدر کلنٹن اور وزیر اعظم نواز شریف کی ملاقات کا ایجنڈا طے پا گیا ہے۔ ایٹمی عدم پھیلاؤ اور اقتصادی تعاون پر بات ہوگی۔ سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد اور امریکی نائب وزیر خارجہ ٹالبوٹ کے درمیان مذاکرات میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔

سیاچن مذاکرات ناکام سیاچن کے بارے میں پاک بھارت مذاکرات کسی پیش رفت کے بغیر ختم ہو گئے۔ تاہم مذاکرات کے اگلے راؤنڈ پر اتفاق کر لیا گیا۔ بھارتی حکام کا کہنا ہے کہ سیاچن اور وولر بیراج پر مذاکرات کے لئے پاکستان کا رضامند ہونا ہماری کامیابی ہے۔ پیش رفت ہماری بڑی کامیابی ہوگی۔

ٹرین اڑانے کی کوشش ناکام سیالکوٹ سے وزیر آباد جانے والی ٹرین کو اڑانے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ بھارتی ساخت کا بم برآمد کر لیا گیا۔ تخریب کاروں نے ڈیڑھ کلو وزنی بم ساہووالہ ریلوے سٹیشن کے قریب ریلوے لائن کے پاس رکھ دیا تھا۔

بینظیر کا 15 نکاتی پیکیج سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے 15- نکاتی کراچی بچاؤ پیکیج کا اعلان کر دیا ہے۔ گورنر راج اور ایمرجنسی ختم کر کے منتخب نمائندوں پر مشتمل مفاہمت کی گرینڈ حکومت بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ نواز شریف جائے لیکن تحریک کے لئے وقت کا انتخاب اپنی حکمت عملی کے مطابق کریں گے۔

پاکستان فائنل میں غیر متوقع طور پر پاکستان چیمپئنز ٹرافی کے فائنل میں پہنچ گیا۔ جمعہ کے روز پاکستان نے جرمنی کو ایک کے مقابلے میں تین گولوں سے شکست دی۔

کچھ ہیرو کچھ ولن محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عدلیہ میں کچھ ہیرو ہیں اور کچھ ولن۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کی پھانسی پر امریکہ سے گلہ نہیں۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ میری حکومت ہٹانے کے لئے فوج کا استعمال کیا گیا۔ ہماری غلطی یہ تھی کہ مقامی تاجروں کو معاشی سرگرمی میں شریک نہیں کیا گیا۔

لشکر طیبہ کا اجتماع مرید کے میں مرکز دعوت و الارشاد کا اجتماع ختم ہو گیا۔ حافظ سعید نے کہا کہ کشمیر پر مذاکرات ڈھونگ ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم طالبان اور احمد شاہ مسعود میں صلح کرا دیں گے۔

سینٹ میں گرماگرمی سینٹ کے اجلاس میں اس وقت گرماگرمی کی کیفیت پیدا ہو گئی جب وزیر اعظم کے خلاف تحاریک استحقاق کا معاملہ سامنے آیا۔ سینیٹروں نے کہا کہ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں لوگوں کو اکسایا ہے کہ وہ شریعت بل کے مخالف سینیٹروں کا گھیراؤ کریں اس سے ہماری جانوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ سینیٹر زاہد احمد خان نے کہا کہ میں اپنے علاقے میں جا رہا ہوں اگر مجھے قتل کیا گیا تو پرچہ وزیر اعظم کے نام کٹوایا جائے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

ہمارے ہاں جستی روم کولرز۔ گیزرز۔ کوکنگ رینج روم ہیٹر۔ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822 5118096

رحمن بے بی سائیکل
بچہ سائیکل، بے بی کار، ٹرائی سائیکل، واکر، پنگوڑے جھولہ، پرام، کاریں، سکوٹر، میز کرسی تمام منفرد ورائٹی کا مرکز
نور سائیکل ورکس نزد یادگار چوک
دوکان 999 گھر 212890 ربوہ

ریفریجریٹرز ● ڈی فریزرز ● ائیر کنڈیشنرز ڈیلرز ● واشنگ مشین ● ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری جمال بلڈنگ رپیالہ گراؤنڈ لاہور
7223228 7357309

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
20 گرام /40 روپے، 60 گرام /120 روپے، 100 گرام /200 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
300/ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

پاکستان لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا قدیمی اور بااعتماد ادارہ
اسٹیٹ
زاہد ایجنسی (رجسٹرڈ)
پروپرائٹر: زاہد فاروق چوہدری
ہیڈ آفس ● 15- پاک بلاک مین بلیوارڈ
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
آفس 042-441210, 7840907
0300-458676, 0342-7352602
برانچ آفس ● H-192 ای ایم ای ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور آفس 7510797
برانچ آفس ● 9- ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
آفس 448406 5418406
پروپرائٹر اکبر علی چوہدری